محبوب پروڈکشنز کا تیار کردہ

अमर

امر

میوزک
نوشاد

گیت
شکیل بدایونی

اداکارن

مکری - مدھوبالا۔ نمی۔ دلیپ کمار۔ جینت۔
مراد وغیرہ

قیمت ۱ر

رتن اینڈ کو بک سیلرز دریبہ کلاں دہلی

امر کے گانے

نمبر ۱ محمد رفیع

انصاف کا مندر ہے یہ بھگوان کا گھر ہے
کہنا ہے جو کہہ دے تجھے کس بات کا ڈر ہے

ہے کھوٹ تیرے من میں جو بھگوان سے ہے دور
ہیں پاؤں تیرے پھر بھی تو آنے سے ہے مجبور
ہمت ہے تو آ جا یہ بھلائی کی ڈگر ہے ــــ انصاف کا....

دکھ دیکے جو دکھیا سے نہ انصاف کروگے
یہ سوچ لے ہر بات کی داتا کو خبر ہے ــــ انصاف کا...

ہے پاس تیرے جس کی امانت اُسے دیدے
نردھن بھی ہے انسان محبت اُسے دیدے
جس در پہ سبھی ایک ہیں بندے یہ وہ در ہے ۔ انصاف کا...

مایوس نہ ہو ہار کے تقدیر کی بازی
پیارا ہے وہ غم جس میں ہو بھگوان بھی راضی
دکھ درد ملے جس میں وہی پیار امر ہے ــــ انصاف کا....

نمبر ۲: ۔ اڑی اڑی چھائی گھٹا جیا لہرائے، پیا پیا ہمجولی میرا گائے
آئی ری ساون رُت اے ری سکھی ــــ اڑی اڑی.....

دُور ہوا میں اُڑتا جائے ایک پنچھی کا جوڑا
بیلا بلن کی جب میں دیکھوں للچائے من مورا
آنکھ مچولی مل مل کھیلے پھولوں کے سنگ بھونرا
بادل بجریا ایسی مارے دھڑکے رے دل میرا
کوئی گورا [illegible] نینوں میں سمائے ــــ اڑی اڑی....

پی کا سندیسہ لیکر آئے آج بدروا کارے
ماتھے پہ بندیا چمکن لاگی نین بجے کجرارے
کوئل کوکے۔ مورہ بھی ناچے۔ مئوا تو بھی گا رے
پریم کی بنسی ایسی باجی دور ہوئے دکھ سارے
راتیں بیتیں سونی سونی جینے کے دن آئے — اندی اودی۔

نمبر۳:۔ امنگوں کو سکھی پی کی نگریا کیسے لیجاؤں
کمر لچکے میری بھاری گگریا کیسے لیجاؤں
ڈگر سے روپ کے لوبھی نگر میں من کے میلے ہیں
یہاں بالی نجریا کے ہزاروں جال پھیلے ہیں
بھرے بازار میں بالی عمریا کیسے لیجاؤں۔ کمر لچکے۔۔۔
موہے دنیا سے ڈر لاگے یہاں لاکھوں ہیں متوالے
نہ جانے کوئی البیلا موہے کس رنگ میں ڈالے
رنگیلوں میں بھلا گوری نجریا کیسے لیجاؤں۔ کمر لچکے۔۔۔
لگا کے ہاتھ میں مہندی رچا کے نین میں رسیا
دلہنیا بن کے نکلی ہوں ملیں گے آج من بسیا
سجن کے دوار سے پیاسی نجریا کیسے لیجاؤں۔ کمر لچکے

نمبر۴:۔ ایک بات کہوں بھولے پیا سن لے اگر تو
جب دل میں نہیں پاپ تو پھر سوچ نہ کر تو۔ اک بات۔۔۔
چھوٹے سے میرے دل میں کیا کیا ہے نہیں پاؤں
کہتے ہوئے شرماؤں بھلا کیسے بتاؤں
سب کچھ ہے ان آنکھوں میں ذرا دیکھ ادھر تو۔ اک بات
دو نینوں کے پنگھٹ پہ لگے پیار کے میلے

آنسو بھی ہیں مسکان بھی جو چاہے سو لے لے
ساتھ رہے بازار رہے خالی نہ گزار تو — اک بات...
تیرے ہمدم تیرے جلد تیرے بلم نہ کر کوئی غم
یہ سماں یہ جہاں پھر کہاں — تیرے...
اپنے پھر کون جانے آئے نہ آئے بہار
ے دم بھر کو جی لے دنیا کا کیا اعتبار — تیرے...
دامن اپنے نہ سا جن بھولوں میں ہنس کر گزار
بھی ہے تھوڑی ہنسی ہے دکھ زندگی میں ہزار — تیرے...
دامن کی موجیں پون کی کہتی ہیں تجھکو پکار
گاتا چلا چل ہنستا چلا چل جیون کی ندیا کے پار — تیرے...
مبلہ نہ تمنا لٹ گئی پھر بھی تیرے دم سے محبت ہے
لتا — مبارک غیر کو خوشیاں مجھے غم سے محبت ہے
نہ ملتا غم تو بربادی کے افسانے کہاں جاتے
اگر دنیا چمن ہوتی تو ویرانے کہاں جاتے
چلو اچھا ہوا اپنوں میں کوئی غیر تو نکلا
اگر ہوتے سبھی اپنے تو بیگانے کہاں جاتے
دعائیں دو محبت ہم نے مٹ کر تم کو سکھلائی
نہ جلتی شمع محفل میں تو پروانے کہاں جاتے — اگر دنیا...
ہمیں نے غم کی دولت دی بڑا احسان فرمایا
زمانے بھر کے آگے ہاتھ پھیلانے کہاں جاتے
رادھا کے پیارے کرشن کنہیا کی تیری دہائی
ہم بھی ہیں تیرے کچھ تو دیا کر لاکھوں کی تو نے بگڑی بنائی — رادھا...

تو اُن کا ہے۔ کوئی نہ جن کا۔ جگ مگر ہے میں ہوں تنکا
طوفان سے آج بچالے۔ او میرے کاہن کالے
فریاد میں لیکر تیرے دوار آئی۔ کرشن کنہائی
سنسار کا تو ہے راجہ۔ نردھن کے کام بھی آجا
پریتم کا ساتھ نہ چھوٹے۔ بیکس کی آس نہ ٹوٹے
مَن آشا کی کلیاں جیون میں لائی ۔ کرشن کنہائی۔۔۔

نمبر۸:۔ نہ شکوہ ہے کوئی نہ کوئی گلہ ہے
سلامت رہے تو یہ میری دُعا ہے
بہت ہی کٹھن ہیں محبت کی راہیں
ذرا بچ کے چلنا زمانہ بُرا ہے ۔ نہ شکوہ۔۔۔
عجب تیری محفل میں دیکھا تماشہ
کہیں روشنی ہے کہیں ہے اندھیرا
مُقدر چراغوں کے بدلے ہوئے ہیں
کوئی بُجھ رہا ہے کوئی جل رہا ہے
مُبارک تجھے ہو تیرے دِل کی دُنیا
میری زندگی کا کوئی غم نہ کرنا
یہ سب گردشیں ہیں نصیبوں کی پیارے
نہ میری خطا ہے نہ تیری خطا ہے ۔ نہ شکوہ۔۔۔

نمبر۹:۔ جانے والے سے مُلاقات نہ ہونے پائی
دِل کی دِل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی ۔ جانے والے۔۔
چاندنی کھل نہ سکی چاند نے مُنہ موڑ لیا
جس کا ارمان تھا وہ رات نہ ہونے پائی ۔ جانے والے۔۔

دِل میں طوفان اُٹھے پھر بھی زباں کھل نہ سکی
بدلیاں چھا گئیں برسات نہ ہونے پائی ۔۔ جانے والے
دِل کی دِل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی

نمبر ۱۰

خاموش ہے کھیون ہار میرا نیّا میری ڈوبی جاتی ہے
زندہ ہوں مگر اب جینے کی اُمید بھی ٹوٹی جاتی ہے
ساحل کی تمنا تھی مجھکو۔ منجدھار یہ بیڑا جا پہنچا
جینے کی دعائیں کیا مانگوں بالی تو گلے تک آ پہنچا
دِل ڈھونڈھ رہا ہے دُنیا کو۔ دُنیا ہے کہ چھوٹی جاتی ہے
نیّا میری......
غم اپنا زباں تک لا نہ سکوں سنسار کو مُنہ دِکھلا نہ سکوں
گھٹتا ہے جو دم رُکتے ہیں قدم منزل کی طرف بھی جا نہ سکوں
چھٹکا ہوا راہی جان کے اب تقدیر بھی روٹھی جاتی ہے
نیّا میری ڈوبی جاتی ہے۔ خاموش ہے کھیونہار میرا
زندہ ہوں مگر......
چرنوں میں ہے تیرے لاج میری بس آج ذرا فریاد میری
تُو دور نہیں مجبور نہیں۔ نگری ہے مگر برباد میری
کیا یونہی غریبوں کی دُنیا سنسار میں لُوٹی جاتی ہے
زندہ ہوں مگر.....

ختم شُد